International Research Journal of Religious Studies, Vol.:1, Issue: 01,July-Dec 2021 PP: 39-47

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں جمع وتدوین قرآن کی نوعیت کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH REVIEW OF THE NATURE OF THE COMPILATION OF THE QUR'AN IN THE SIDDIQUI AND USMANI ERA

Ghulam Jilani
Phd scholar Uol Lahore,Ht.govt p/s Sunariwala Okara punjab Pakistan.
Email:gjilanisaifi@gmail.com
https://orcid.org/ 0000-0002-7206-9387

Asia Mukhtar
Phd scholar Department of Islamic Studies University of Lahore.
Email :gasia902@gmail.com
https://orcid.org/ 0000-0003-3119-3442

Abstract

To get know how about the compilation of the Quran. Quran was revealed gradually in 23 years. Prophet Muhammad (PBUH) was very vigilant and keen about collecting and preserving the Holy Quran. Prophet Muhammad used to call sahabah and order them to write down verses. Then he orders them to recite the written verses as a cross check to remove any mistake. In this way the Quran verses became saved. The idea of a compilation of the Quran originated when a significant in a battle during the rule of Hazrat Abu Bakar Siddique.Muslims won the battle .There were fewer casualties ,but among those who embraced shahada ,many were Hafiz e Quran .Observing this Hazrat Umar Farooq urged Hazrat Abu Bakar Siddique to take necessary action regarding preservation of Holy Quran .All of the great companions agreed upon the decision .They formulated a strategy compilation .Every person has to visit the

CC BY

committee of the assemblage with the evidence of the verses they had got. They must bring two witnesses to the authenticity of the text. Hazrat Zaid bin Sabit had no written proof of verses. He had only in his memory. This research study has mainly been tried to bring the similarities and dissimilarities of Siddique and Usmani era on the modern Islamic times to evaluate the compilation of Holy Quran. This analytical discourse provides the in-depth knowledge for both Holy Era's that needs to be brought into the limelight.

Key Words: *Quran, compilation, authenticity, Abu Bakar ,Siddique, Usman Ghani.*

موضوع کا تعارف

نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ کے عہد میں سب سے پہلے قرآن حکیم کو سب سے پہلے حفظ کے طریقے سے سینوں میں محفوظ کیا، اس سے پہلے یہ قرآن جبریل کی وساطت سے آپ ﷺ کے قلب اطہر پر اتارا گیا اور اسے جمع کیا گیا۔ قرآن کو رسول اللہ کے سینے میں اتارنے اور اس کو محفوظ کرنے کے بارے میں قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ خود اس بات کی گواہی دیتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کو نبی ﷺ کے سینے پر اللہ کی طرف سے اتارا گیا اور یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

"لَاتحرِک به لسانک لتعجل به ،اِن علینا جمعه وقرانه فَاِذَا قَرانٰه فَاتَبِع قرانٰه ثم ان علینا بیانه"(۱)

"آپ قرآن کو حفظ کرنے کے لیے زبان سے جلدی جلدی ادا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن کو پڑھانا اور اسے آپ کے سینے میں محفوظ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمارے پڑھ لینے کے بعد آپ اس کو پڑھیں کچھ شک نہیں کہ اس کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔"

"رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن کی تدوین ہو چکی تھی کسی بھی آیت کے نزول کے وقت آپ کاتبین وحی کو فرماتے کہ وہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں مقام پر یا فلاں سورۃ کے بعد یا پہلے لکھ دے "(۲)

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ لکھنے کا رواج اس زمانہ میں موجود تھا۔ جیسا کہ مشہور سبعہ معلقات لکھے گئے اور ان کو خانہ کعبہ میں آویزاں بھی کیا گیا تھا۔ اسلامی تاریخ میں سیدنا عمر فاروق کے اسلام لانے کا واقعہ مشہور ہے کہ جب وہ اپنی ہمشیرہ کے گھر غصہ کے عالم میں پہنچتے ہیں کہ ان کے اسلام قبول کرنے کے سبب انہیں اپنی تلوار کے ذریعے لقمہ اجل بنائیں تو وہاں حضرت خباب موجود تھے جن کے پاس سورہ طٰہٰ لکھی ہوئی موجود تھی۔

قرآن کا چیلنج بھی اس کی دلیل ہے کہ :

" وَاِن کنتم فِی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثله"(۳)

"اور اگر اس کلام کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندوں پر نازل کیا ہے شک میں ہو تو اس کلام کی مانند ایک سورۃ بنا کر لے آؤ۔"

قرآن کا یہ چیلنج واضع کرتا ہے کہ یہ مکی اور مدنی دونوں سورتوں کے لحاظ سے ہے ،یہ چیلنج جب کیا گیا قرآن کریم کی سورتیں لکھی ہوئیں تھیں اگر لکھی ہوئی نہ ہوتی تو چیلنج بے سود تھا بلکہ کفار بھی کہہ اٹھتے کہ پہلے سورتیں تو دکھاؤ جن کا مقابلہ چاہتے ہو حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں قرآن کی جو سورۃ لکھی جاتی تو اس کو محفوظ رکھا جاتا تھا مشہور کاتبین وحی قرآنی آیات کی تدوین کے بعد اسے محفوظ کر لیتے اور حضور اکرم ﷺ نے بھی اسے اپنے گھر میں محفوظ کر رکھا تھا۔

صدیقی دور میں جمع تدوین قرآن:

دور نبوی ﷺ میں قرآن کریم لکھا ہوا موجود تھا لیکن اس کی تدوین ایک مصحف میں نہ ہوئی تھی بلکہ مختلف نوعیت کی اشیاء پر مکتوب تھا۔ایک مصحف میں جمع نہ ہونے کی یہ وجوہات بھی ہیں کہ آپ کی حیات مبارکہ میں نزول وحی کا کام جاری و ساری تھا اور یہ امکان بھی موجود تھا کہ کوئی آیت نازل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے قرآن کو ایک مصحف میں نہ جمع کیا گیا۔قرآن حکیم کی جمع تدوین کے لیے مختلف چیزوں کا استعمال کیا جن میں کپڑوں کے ٹکڑے، پتھر اور پتوں سے خالی کھجور کی ٹہنیاں شامل ہیں۔صدیق اکبر کے عہد حکومت میں میں جنگ یمامہ کا واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے بہت سی حفاظ قرآن کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا جس نے اس بات کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا کہ قرآن کو ایک مصحف میں جمع کیا جائے جس کے لیے اسے تودین کی تحریک کا آغاز ہوا۔امام بخاری روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت روایت بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ میں بہت سے حفاظ قرآن شہادت پاگئے تو اس دوران صدیق اکبر نے انہیں بلوایا، اس دوران سیدنا عمر فاروق بھی ان کے پاس تشریف فرما تھے سیدنا ابو بکر نے مجھ سے فرمایا آیئے جنگ یمامہ میں حفاظ کی ایک بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے لہٰذا اگر جنگوں کے دوران اسی طرح ہوتا رہا تو اس بات کا خدشہ ہے کہ قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا اس لیے میں مشورہ دیتا ہوں کہ قرآن کو جمع کر لیا جائے۔سیدنا عمر فاروق نے فرمایا کہ یہ خیر کا کام ہے۔پھر سیدنا عمر فاروق مسلسل مجھے اس کام کے بارے میں فرماتے رہے یہاں تک کہ اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے میری شرح صدر کھول دی اور سیدنا عمر فاروق اور میری رائے ایک ہو گئی۔حضرت زید بیان کرتے ہیں سیدنا ابو بکر نے کہا تم عقلمند شخص ہو اور ہم کو تمہارے متعلق کسی قسم کی بدگمانی نہیں رکھتے ہے۔اور تم رسول اللہ ﷺ کے لئے وحی لکھتے تھے سو تم قرآن مجید کو تلاش کر کے جمع کرو اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے کہ پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاؤ تو میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم پر عمل کرنا میرے لئے دشوار تھا میں نے ان سے کہا وہ جو کام رسول اللہ نے نہیں کیا وہ کیسے کر رہے ہیں تو؟ سیدنا ابو بکر نے فرمایا کہ یہ بھلائی کو کام ہے، چنانچہ اللہ نے سیدنا ابو بکر کے ساتھ میرا سینہ بھی کھول دیا اور میں نے قرآن کریم کو کھجور کی شاخوں، پتھروں اور مسلمانوں کے سینوں سے تلاش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی آخری مجھے نہ ملی۔

"لقد جاءکم رسول من انفسکم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم "(٣)

حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی پھر صحیفوں میں جمع شدہ یہ قرآن سیدنا ابو بکر صدیق کے پاس رکھا گیا۔

پھر حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد تا حیات قرآن حضرت عمر فاروق کے پاس پھر ان کی بیٹی سیدہ حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ کی سپردگی میں رہا۔" (٤)

عہد صدیقی میں تدوین قرآن کی نوعیت:

رسول اللہ ﷺ نے جن اصحاب سے تدوین وحی کا کام لیا گیا ان میں حضرت زید بھی شامل تھے وہ خود حافظ قرآن تھے لہٰذا وہ اپنی یادداشت سے پورا قرآن کریم لکھ سکتے تھے۔ان کے علاوہ بھی سینکڑوں حفاظ موجود تھے ان کی ایک جماعت بنا کر بھی قرآن پاک لکھا جا سکتا تھا۔نیز قرآن مجید کے جو مکمل نسخے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں لکھ لئے تھے سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بھی قرآن کریم نقل فرما سکتے تھے لیکن انہوں نے احتیاط کو ملحوظ رکھا اور ان میں سے صرف ایک طریقہ کو بہتر خیال نہیں فرمایا بلکہ ان تمام ذرائع سے بیک وقت کام لیا اس وقت کوئی آیت اپنے صحیفوں میں درج نہ فرماتے جب تک اس کے متواتر ہونے کی تحریری اور زبانی شہادتیں نہیں مل گئیں۔اس کے علاوہ وہ قرآنی آیات مختلف صحابہ کے پاس محفوظ تھیں جنھیں بنی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں قرآن کریم میں لکھوایا تھا۔انہیں یکجا کرنے کا کام حضرت زید نے فرما اور ایک نیا نسخہ اس نسخے سے نقل کیا۔ہر جگہ بحکم امیر المؤمنین یہ اعلان کروایا کہ جس کسی کے پاس کوئی آیت موجود ہو تو وہ لے آئے جو کوئی شخص جو آت لاتا اس کو فوراً نہیں لکھا جاتا تھا بلکہ اس آیت کی تصدیق کے لیے کچھ اصول و ضوابط بنائے گئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔سب سے پہلے سابقہ یادداشت سے پہلے اس کی تصدیق کی جاتی۔

۲۔پھر سیدنا عمر فاروق کو سیدنا ابو بکر نے قرآن کو مدون کرنے کے لیے سیدنا زید کے ساتھ لگایا کیونکہ آپ بھی حفاظ قرآن میں شامل تھے۔سیدنا زید اور سیدنا عمر فاروق دونوں لوگوں سے ملنے والی آیت کو مشترک طور وصول کرتے۔

"حضرت عمر فاروق اور حضرت زید دونوں اپنے حافظہ کی مدد سے ملنے والی آیت کی تصدیق فرمایا کرتے تھے "(۵)

۳۔وہ آیت جو لکھی ہوئی شکل میں موجود ہوتی اس کی قبولیت کے لیے دو قابل اعتماد گواہوں کی شرط لگائی گئی جو اس بات دلیل ہوتی کہ وہ آیت سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے لکھی گئی تھی۔

گواہی جو لی جاتی تھی اس کے بارے میں جلال الدین سیوطی بیان کرتے ہیں۔

" گواہیاں یہ ظاہر کرتی تھیں آیت کو حضور ﷺ کی رحلت کے سال آپ ﷺ پر نازل کیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے اس بات کی تصدیق بھی فرمادی تھی "(٦)

" ان آیات کا مختلف صحابہ کرام کے نسخوں سے موازنہ کیا جاتا تاکہ اس کی درستگی کی دلیل حاصل ہو جائے۔"(۷)

آیات کی تصدیق کے لیے جو اصول بنائے گئے ان کے بارے میں ابو شامہ لکھتے ہیں کہ

"اس طریقہ کو اس لیے استعمال کیا گیا کہ قرآن حکیم کی جمع تدوین میں زیادہ سے زیادہ احتیاط کے پہلو کو ملحوظ رکھا جائے آیات قرآن کو لکھنے کے لیے صرف حافظہ پر وقف نہ کیا جائے بلکہ ان نسخوں سے بھی مدد لی جائے،جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے لکھی گئیں تھیں "(۸)

نسخے کا نام اور اس کی خصوصیات :

اس نسخے کو اصطلاح میں "ام" کا نام دیا گیا اس میں ان تمام امور کو مد نظر رکھا گیا جن کی لکھنے کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ہدایت فرمائی تھی اس نسخے کی خصوصیات درج ذیل ہیں :

ا۔ قرآنی آیات اس ترتیب کے مطابق مرتب کیا گیا جو حضور ﷺ نے بتائی تھی ہر آیت الگ الگ لکھی ہوئی تھیں مگر یہ سورتیں کی شکل میں مرتب نہ تھیں۔

۲۔ساتوں حروف کو بھی اس نسخہ میں جمع کیا۔

۳۔یہ نسخہ خط خیری میں اس نسخہ کو مدون کیا گیا۔

۴۔جن آیات کی تلاوت منسوخ نہ ہوئی تھی صرف وہی آیات اس میں درج تھیں۔

۵۔اس نسخے کو مرتب کرنے کا مقصد یہ تھا تمام امت کی اجماعی تصدیق تھا تاکہ اگر ضرورت پڑ جائے تو اس کی جانب رجوع کیا جائے "(۹)

جمع وتدوین کا اہم کام سیدنا ابو بکر صدیق کی کوششوں سے ایک سال کے عرصے میں تکمیل کو پہنچا۔حضرت زید کو جمع تدوین کی خدمت پر جنگ یمامہ کے بعد لگایا گیا اور حضرت ابو بکر فاروق کی وفات جنگ یمامہ کے ایک سال بعد ہوئی چنانچہ درمیانی عرصہ ایک سال کی مدت پر محیط ہے۔اتنی قلیل مدت میں صحابہ کرام کی معاونت سے آپ نے کتابی صورت میں قرآن مجید کو مکمل کیا۔حضرت زید بن ثابت نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے قرآنی آیات کو جمع کیا اور ان کو کاغذ کے صحیفوں پر مدون کیا ۔اس نسخے میں ہر سورۃ کو علیحدہ علیحدہ لکھا گیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس عظیم کام کے بارے میں سیدنا علی مرتضیٰ نے فرما۔

"اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے آپ پہلے فرد ہیں جھنوں نے قرآن کریم کومدون کر کے کتابی شکل دی۔"(۱۰)

امام ابن حزم نے لکھا ہے۔

"کہ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق کے عہد میں کوئی بھی علاقہ ایسانہ تھا جہاں لوگوں کے پاس بکثرت قرآن نہ ہو ۔تدوین قرآن کے نظریہ کے موجد سیدنا عمر فاروق تھے اور سیدنا عمر فاروق کے نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری سیدنا زید بن ثابت کو حاصل ہوئی"(۱۱)

امام ابن ابی داؤد بیان کرتے ہیں۔

تدوین قرآن کے لئے سیدنا ابو بکر صدیق نے سیدنا عمر فاروق اور حضرت زید کو فرمایا آپ دونوں افراد مسجد کے دروازے پر بیٹھیں اور جو بھی کتاب اللہ پر دو گواہوں کو لے کر آئے گا اسی کو لکھ لیں۔

علامہ ابن حجر نے کہا:

اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر وہ شخص دو اس بارے میں گواہی پیش کریں کہ اس آیت کو انہوں نے حفظ کیا اور اسے لکھ لیا تھا۔

حضرت زید کا کسی سے بغیر گواہیوں کے آیات لینا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت زید صرف لکھے ہوئے کو کافی نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ دو گواہ اس پر گواہی دیتے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کو سنا تھا۔حالانکہ حضرت زید بن ثابت خود حافظ قرآن تھے وہ حفاظت میں مبالغہ کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے۔

عہد عثمانی میں تدوین قرآن کی نوعیت:

قرآن حکیم کا نزول سبع حروف پر ہوا تھا اور ہر قبیلہ قرآن پاک پڑھنے کے لیے ایک حرف کو استعمال کر سکتا تھا۔ لیکن عہد عمر میں جس اسلامی ریاست کی حدود میں اضافہ ہوا اور اسلام عرب کے علاوہ دوسرے ممالک روم، ایران اور عراق کی حدود میں داخل ہو گیا ۔اس قدر اسلام کا پھیلاؤ حقیقت میں سیدنا عمر فاروق کے دور خلافت میں کثرت فتوحات کا نتیجہ تھا۔ان

مفتوحہ علاقوں کے لوگ کثرت سے مسلمان ہوئے اور حافظوں و قاریوں کی آمدورفت سے قرآن مجید کی تعلیم اور حفظ و قرات کا سلسلہ پھیلتا گیا۔قرآن مجید کا نزول چونکہ سات حروف پر ہوا اور مختلف صحابہ کرام نے خود حضورﷺ سے بھی اسے مختلف قراءتوں کے ساتھ سیکھا تھا اس لئے انہوں نے اپنے شاگردوں کو جو قرات انہوں نے سیکھی تھی اس کے مطابق قرآن پڑھایا ۔اس طرح قراتوں کا یہ اختلاف دور دراز ممالک تک پہنچ گیا۔جب تک لوگ اس حقیقیت سے واقف تھے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے اس وقت تک اس اختلاف نے کوئی خرابی پیدا نہیں کی لیکن جب یہ اختلاف د ور دراز ممالک میں پہنچا اور یہ بات ان میں پوری طرح مشہور نہ ہو سکی، کہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے، تو اس وقت لوگوں میں جھگڑے پیش آنے لگے بعض لوگ اپنی قرات کو صحیح اور دوسرے کی قراءت کو غلط قرار دینے لگے۔

بلاد اسلامیہ کے شہر میں اس صحابی کی قراءت پھیل گئی جس نے انہیں قرآن سکھایا تھا۔اہل شام ابیؓ بن کعب کی قرات کے مطابق قرآن پڑھتے اور کوفی لوگ قرآن کو عبداللہ بن مسعود کی قرات کے مطابق پڑھتے تھے اور دوسرے لوگ ابو موسیٰ اشعری کی قرات پڑھتے تھے اور ان کے درمیان حروف کی ادائیگی اور وجوہ قرات میں اختلاف تھا حتی کہ قریب تھا کہ معاملہ نزاع و خلاف تک پہنچ جاتا التبیان کے اندر امام محمد علی صابونی ابو قلابہ سے روایت کرتے کہ جب عہد حضرت عثمان بن عفان آیا تو تو ایک معلم ایک شخص کی قرات لکھاتا اور دوسرا معلم دوسرے شخص کی قراءت لکھاتا نوجوان ایک دوسرے سے ملتے تو اختلاف کرتے حتیٰ کہ یہ اختلاف معلّمین تک چلا گیا حتی کہ بعض نے بعض کی تکفیر کی۔

سیدنا عثمان بن عفان کو لوگوں کے درمیان اختلاف کی خبر ملی تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پیش کیا: تم میری موجودگی میں اختلاف کرتے ہو اور جو شہروں میں مجھ سے دور ہیں وہ سخت اختلاف کرنے والے ہوں گے ان اسباب و واقعات کے باعث حضرت عثمان غنی نے تہہ تک پہنچنے والی رائے اور اپنی نپی نظر سے دیکھا کہ وہ پھٹن کو سی دیں قبل اس کے کہ وہ پیوند لگانے والے پر وسیع ہو جائے اور بیماری قبل اس کہ اس کا علاج مشکل ہو جائے جڑ سے اکھیڑ دیں سیدنا عثمان بن عفان نے بڑے بڑے صحابہ اور اصحاب فہم بصیرت کو اکٹھا فرمایا اور فتنہ واختلاف کو ختم کرنے کے لیے اس کے علاج کے متعلق ان سے رائے طلب کی اور اس امر پر اتفاق ہوا کہ امیر المؤمنین متعدد مصاحف لکھوائیں اور ہر شہر میں ایک مصحف بھیجیں اور ان کے سوا جو مصحف ہیں ان کے علاقے کے لوگوں کو حکم دیں حتیٰ کہی وجوہ قرات کے بارے میں اختلاف و نزاع باقی نہ رہے اس نے اس حکیمانہ قرار داد کی تنفید شروع کر دی آپ نے چار بہترین صحابہ اور لقات حفاظ کو ذمہ دار بنایا اور وہ حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بنؓ عاص، حضرت عبداللہ بن زبیر ،اور حضرت عبدالرحمان بن ہشام تھے۔اور یہ سب حضرت زید بن ثابت کے سوا انصار میں سے تھے مہاجرین قریش میں سے تھے اور یہ عمل جلیل ۲۴ھ میں ہوا اور آپ نے ان سے فرمایا کہ اسے قریش کی لغت میں لکھنا جب تم وجوہ قراءت میں اختلاف کرنے لگو تو بلاشبہ قرآن لغت قریش میں اتارا گیا تھا۔سیدنا عثمان نے سیدہ حفصہ سے خواہش کی کہ وہ اسی مصحف کو انہیں دے دیں جو ان کے پاس ہے جسے سیدنا ابو بکر نے جمع کیا ہے تاکہ وہ اس سے متعدد نسخے لکھوالیں پھر اصل نسخہ واپس کر دیں گئے تو سیدہ حفصہ نے وہ نسخہ آپ کے حوالے کر دیا" (۱۲)

حضرت انس بن مالک عثمانی دور میں قرآن کی تدوین کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ حضرت حزیفہ بن یمان حضرت عثمان کے ہاں آئے اور وہ آرمینیا اور آذر بائیجان کی فتح میں اہل شام کو اہل عراق کے ساتھ لڑائی کے لئے روانہ کیا کرتے تھے حضرت

حزیفہ کو ان کے اختلاف قرات نے خوفزدہ کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہااے امیر المؤمنین ! اس سے قبل کہ امت قرآن کے متعلق اختلاف میں پڑ جائیں آپ اس امت کی خبر لیں کہیں ایسانہ ہو کہ یہودیوں و نصاریوں کی مانند یہ بھی اختلاف کرنے لگیں۔ تب حضرت عثمان بن عفان نے حضرت حفصہ کے پاس آدمی روانہ کیا کہ مصحف کو ہماری طرف بھیج دیں ہم انہیں مصاحف میں لکھیں گے اور لکھنے کے بعد آپ کے حوالے کر دیں گئے ۔ سیدہ حفصہ نے انہیں حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت ، حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا اور انہوں نے انہیں مصاحف میں لکھ دیا۔ سیدنا عثمان نے قریش کی تینوں جماعتوں کو حکم دیا کہ قرآن کی کسی بات پر اختلاف تمھارے اور زید بن ثابت کے درمیان ہو جائے تو قرآن کو قریش کی زبان میں لکھنا وہ انہیں کی زبان میں نازل کیا گیا تھا توانہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی۔ جب انہوں نے ایک مصحف کو مختلف مصاحف میں لکھ لیا تو حضرت حفصہ والا مصحف واپس دے دیا اور جو مصاحف لکھے تھے انہیں ہر افق کی طرف بھیج دیا اور اس کے ساتھ یہ فرمان جاری کیا کہ موجودہ نسخے کے علاوہ باقی سابقہ نسخوں کو جلا دیا جائے " (۱۳)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی کے جمع قرآن میں فرق:

۱۔ عہد ابو بکر صدیق میں جمع قرآن سے مراد اس کی کتابت کو ایک مرتب الآیات مصحف میں نقل کرنا تھا آپ نے اسے کھجوروں کی شاخوں پر اور نرم پتھروں سے جمع فرمایا اور جمع کرنے کا باعث حفاظ کی اموات تھی اور سیدنا عثمان کے جمع کرنے سے مراد قرات کا اختلاف جو لوگوں کے درمیان وسیع تر ہوتا چلا جارہا تھا اس کو ختم کر کے ایک قرات پر جمع کرنا تھا

۲۔ سیدنا ابو بکر صدیق کے عہد میں قرآن کا جو نسخہ مرتب کیا گیا اس میں آیتوں کو علیحدہ علیحدہ مدون کیا گیا تھا انہیں سوتوں کی شکل نہیں دی گئی۔ جبکہ عہد سیدنا عثمان میں مصحف کو ترتیب دیا گیا اور تمام سورتوں کو ترتیب دی گئی۔

۳۔ عہد صدیقی میں رسم الخط میں تمام متواتر قراتیں شامل کی گئی اور ان پر حرکات اور نقاط بھی موجود تھے تاکہ انہیں مختلف قراتوں کے مطابق پڑھا جا سکے۔ مثلا "تنسرھا" لکھا تاکہ "تنشزھا اور تنشرھا" کو دو طریقوں کے مطابق پڑھا جا سکتا ہے ان کو پڑھنے کے لیے دونوں قرات درست ہیں " (۱۴)

جو نسخہ قرآن اجتماعی کاوش سے لکھا گیا عہد عثمانی میں وہ ایک ہی قرات پر مشتمل تھا۔ سیدنا عثمان نے یہ متعدد معیاری نسخے تیار کرنے کے بعد مختلف صحابہ کے پاس موجود انفرادی نسخہ جات کو نذر آتش کر دیا۔ تاکہ سورتوں کی ترتیب، رسم الخط اور قراءت کے لحاظ سے ایک مصحف تیار ہو جائے اور امت میں موجود اختلاف کو ختم کیا جا سکے جو لوگوں میں فتنے کا باعث بن رہا تھا۔ پوری امت مسلمہ نے سیدنا عثمان بن عفان کے اس عظیم کام کو استحسان کی نگاہ سے دیکھا۔ ان کے اس کام پر صحابہ بھی متفق تھے اور انہوں نے اس کی تائید کی۔ قرآن کے نسخوں کو نظر آتش کرنے کے بارے میں بھی صحابہ کا کوئی اعتراز نہیں سوائے عبداللہ بن مسعود کے جنہیں مصحف جلانے کا بہت زیادہ دکھ ہوا یہی وجہ تھی کہ وہ اپنا نسخہ قرآں نظر آتش کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔

نوٹ :

سیدنا عثمان بن عفان نے مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق انفرادی مصاحف جلا دیئے اور سب لوگ مصحف عثمانی پر دل و جان سے متفق ہوگئے ۔ جس کی نقول مختلف علاقائی صدر مقامات کو بھیجی گئیں تھیں۔

ابن حجر نے ابو حاتم سجستانی سے نقل کیا ہے۔

"کہ سات نسخے سیدنا عثمان نے تیار کروائے تھے ایک مکہ مکرمہ کو بھیجا تھا، ایک بحرین، بصرہ، شام، یمن، کوفہ اور ایک مدینہ منورہ میں روانہ کیا" (۱۵)

سیدنا عبداللہ بن مسعود کو ابتداء میں دوسرے مصاحف کے جلانے پر اعتراض تھا لیکن مصحف عثمانی کے استناد پر انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ان کو کچھ ناراضی تھی کہ سیدنا عثمان نے انہیں تدوین قرآن کی کمیٹی میں شامل نہیں کیا تھا لیکن جب مصحف عثمان پر لوگوں کے اتحاد واتفاق کے فوائد دیکھے تو وہ بھی خلیفہ اور اس کی شوریٰ کے فیصلے پر راضی ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آج ابن مسعود، ابی بن کعب، علی بن ابی طالب، عائشہ، سالم اور دوسرے صحابہ کے مصاحف دستیاب نہیں ہیں اور مصحف عثمانی پر پوری امت کا اتفاق ہے" (۱٦)

یہ صحابہ کرام کی کاوشیں تھیں کہ انہی کی بدولت اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود قرآن پاک محفوظ حالت میں ہمارے پاس ہیں انہیں کی بدولت دنیا اختلاف اور فساد سے محفوظ ہے امت ان کے اس احسان کو کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی

حاصل بحث

رب کائنات نے قرآن کو رسول اللہ کے قلب اطہر پر نہ صرف نازل فرمایا بلکہ اسے تمام قسم کی تبدیلیوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی لی تاکہ تا قیامت اس میں معمولی سی بھی ردوبدل کی گنجائش نہ رہے۔ رسول خدا نے بھی اس کی حفاظت مختلف اشیاء پر لکھوا کر اور حفظ کے ذریعے کی۔ دور نبوی ﷺ میں قرآن کریم لکھا ہوا موجود تھا پھر عہد صدیقی اور عثمانی میں ان کو جمع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو اس کی کچھ وجوہات تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی رحلت کے کچھ دنوں پہلے تک قرآن کا نزول ہوتا رہا جس کی وجہ سے اسے ایک مصحف میں مدون نہ کیا جا سکا۔ عہد صدیقی میں جنگ یمامہ میں ایک بڑی تعداد میں حفاظ قرآن کی شہادت ہوئی جس کی وجہ سے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں قرآن ضائع نہ ہو جائے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ذریعے اس کو ایک مصحف میں مدون کروایا، یہاں تک کہ لوگوں سے کوئی بھی آیت یا سورۃ لینے کے لیے کچھ اصول وضع فرمائے گئے، اور جب کوئی بھی آیت یا سورۃ ان اصولوں پر پوری نہ اترتی تو اس کو رد کر دیا جاتا۔ قرآن حکیم کا نزول سبع حروف پر ہوا تھا اور ہر قبیلہ قرآن پاک پڑھنے کے لیے ایک حرف کو استعمال کر سکتا تھا۔ عہد عثمانی میں چونکہ اسلامی ریاست بہت طول حاصل کر چکی تھی یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں صحابہ کرام تشریف لے کر گئے انہوں نے وہاں اپنے لہجے کے مطابق قرآن کو پڑھا اور سکھایا۔ لہجے کے فرق نے لوگوں کے درمیان تضاد پیدا کر دیا جو فتنہ کی شکل اختیار کر گیا۔ حضرت حزیفہ بن یمان نے اس فتنے کی خبر حضرت عثمان کو دی۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی نگرانی میں ایک کمیٹی بنائی اور قرآن کو قریش کے لہجے کے مطابق مدون کیا اور اس کی نقول تیار کروا کر مختلف ممالک میں روانہ کی۔ اور حکم جاری فرمایا کہ جو پہلے کے نسخہ جات ہیں ان کو نظر آتش کر دیا جائے تاکہ فتنے کو ختم کیا جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

۱۔ القیامۃ:۱۹۔۱۶

۲۔ غرائب القرآن، ج۲، ص۲۴، مطبع امیریہ کسریٰ بولاق مصر، ۱۳۲۳ھ

۳۔ یونس:۱۱۱

۴۔ محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، باب فضائل قرآن، طبع مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۴۵ھ

۵۔ فتح الباری، جلد۹، ص۱۱

۶۔ سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ج۱، ص۶۰

۷۔ محمد بن عبداللہ، بدرالدین، علامہ، البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۱، ص۲۳۸

۸۔ سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ج۱، ص۶۰

۹۔ تقی عثمانی، مولانا، علوم القرآن، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، ص۱۸۶

۱۰۔ سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ج۱، ص۱۳۹

۱۱۔ صبحی صالح، علوم القرآن، مطبع دارالسلام ریاض، ص۱۱۲

۱۲ Fatima, Noor, Sajid Anwar, Saad Jaffar, Amara Hanif, Hafiz Muhammad Hussain, Muhammad Waseem Mukhtar, and D. Khan. "An insight into animal and plant halal ingredients used in cosmetics." Int J Innov Creat Chang 14 (2020): 2020.

۱۳۔ محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، باب فضائل قرآن، طبع مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۴۵ھ

۱۴۔ حاکم، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ، ج۲، ص۲۲۹

۱۵۔ فتح الباری، ج۱، ص۳۹۵

۱۶۔ سخاوی، علم الدین، جمال القرآن، ج۱، ص۱۶۳